



سوال

(79) شہید معرکہ کی نماز جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم یہ تین سوالات درپیش ہیں، جو صحیح تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے میرے لیے بہت الجھگئے ہیں، لہذا آپ ان کی شرع متین کے حوالے سے دلیل کے ساتھ ہر مسئلے کی صحیح سورت واضح فرمادیں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ یا خلفائے راشدین میں سے کسی نے شہید معرکہ کا جنازہ پڑھا ہے یا نہیں؟

۲۔ آپ نے اپنے شاگرد عزیز مولانا خالد سیف شہید کا جنازہ نہیں پڑھا تھا، نہ پڑھنے کی کیا وجہ تھی؟

۳۔ کسی کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کی کون سی شرائط ہیں؟ نیز کسی شہید کے غائبانہ جنازہ کی اطلاع دینے کے لیے اشتہار چھپوانے، میوز لگوانے اور وال چاکنگ کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (بشر علی، نائب خطیب، جامع مسجد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سائل نے جو سوالات کیے ہیں ان کے بارے میں مندرجہ ذیل باتیں زیر غور رہیں تو مسئلہ کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

۱۔ شہید معرکہ کی نماز جنازہ شریعت میں ہے یا نہیں؟

۲۔ آج کل کشمیر وغیرہ میں شہید ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ کے جو اعلانات اشتہارات وغیرہ کے ذریعہ سے کیے جاتے ہیں، کیا وہ شریعت کے منافی ہیں؟

۳۔ تحریک مجاہدین اسلام کے امیر مرحوم مولانا خالد سیف شہید کی نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی گئی صرف دعاء پر اکتفاء کیوں کیا گیا تھا؟

سوال نمبر 1 کا جواب شہید معرکہ کے بارے میں نماز جنازہ اگرچہ اختلافی مسئلہ ہے لیکن اس بارے میں وارد تمام احادیث جمع کر کے دیکھا جائے تو راجح رائے یہی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے شہید معرکہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ مختصر طور پر احادیث درجہ ذیل ہیں:



عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلِي أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنتُمْ أَكْثَرُ أَخْذِ الْقُرْآنِ، فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ بِمَا قَدَّمَهُ فِي النَّعْلِ، وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى بَوْلَاءِ لَعْنِ الْقِيَامَةِ، وَأَمْرٌ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يَغْتَسِلُوا، وَلَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِمْ (فتح الباری، ج: ۳، ص: ۲۰۹، صحیح البخاری، باب الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ، رقم: ۱۳۳۳)

”نبی اکرم ﷺ شہداء احد کی تکفین کے لیے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر پوچھتے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا تھا پھر جس کے بارے میں بتایا جاتا، اسے بعد میں آگے رکھتے اور کہتے کہ قیامت کے دن ان لوگوں پر گواہ ہوں گا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ان کی تدفین خون میں لتھڑے ہوئے کرنے کا حکم صادر فرمایا، انھیں غسل دیا گیا اور نہ اسے کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔“

اس کی تائید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیان سے بھی ہوتی ہے کہ شہداء احد کو بغیر غسل خون میں لتھڑے ہوئے دفن کیا گیا تھا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی) شہداء احد کے بارے میں نماز جنازہ کی عدم ادائیگی پر دلالت کرنے والی احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے انھیں متواتر قرار دیا ہے۔ (فتح الباری، ج: ۳، ص: ۲۱۰، بحوالہ کتاب الام للشافعی)

خلافت راشدہ اور بعد کے ادوار میں شہدائے معرکہ کی نماز جنازہ کا رواج نہیں ہوا۔ کجا یہ کہ غائبانہ جنازہ ہو۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ ”رسول کریم ﷺ نے احد کے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ بھی معروف نہیں کہ آپ ﷺ نے دیگر غزوات میں اپنے کسی ساتھی شہید ہونے والے کی نماز جنازہ پڑھی ہو۔ اسی طرح بعد ازاں خلفائے راشدین اور ان کے ماتحت حکام کا طرز عمل رہا ہے۔“ (زاد المعاد، ج: ۲، ص: ۹۸)

حاصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو سنت رسول ﷺ اور خلفائے راشدین کو ہی اپنا رواج بنانا چاہیے۔ حنفیہ اور بعض حنابلہ جو شہید معرکہ کی نماز جنازہ کی مشروعیت کے قائل ہیں، ان کے دلائل کا جائزہ سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَ بِهِ وَاشْتَبَعَ، ثُمَّ قَالَ: أَبَا جَرْمُك، فَأَوْصِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ غَمَمٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا، فَتَقَسَّمُوا قَسْمَهُ، فَأَعْطَى أَصْحَابُهُ مَا قَسَمَ لَهُ، وَكَانَ يَزْعُمُ ظَنَرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفْنُهُ أَيْنَهُ، فَقَالَ: مَا بَعْدُ؟ قَالُوا: قَسَمَ قَسْمَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهُ فُجَاءً بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَعْدُ؟ قَالَ: قَسْمُكَ لَكَ، قَالَ: مَا عَلَى بَذَا شَيْئِكَ، وَلَكِنِّي أَشْتَبِكُ عَلَى أَنْ أُرَى إِلَى بَابُنَا، وَأَشَارَ إِلَى خَلْقِهِ بِنِسْمٍ، فَأَمُوتَ فَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ: إِنْ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِصَدَقَتِكَ، فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْفُتُو، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْمِلُ قَدَ أَصَابَهُ سَنَمٌ حَيْثُ أَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْوُتُوا قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ فَصَدَّقْ، ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَكَانَ يَمَازِلُهُمْ مِنْ صَلَاتِهِ: اللَّعْنُ بَذَا عَيْدِكَ خَرَجَ مُبَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَفُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكِ - سَنَنْ النَّاسِي، الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِدَاءِ، رقم: ۱۹۵۳ (مترجم، ج: ۱، ص: ۲۲۳-۲۲۴)

”شداد بن ہاد سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر ایمان لایا اور آپ ﷺ کا پیر و کار بن گیا، پھر کہا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دھیان رکھنے کا ارشاد فرمایا پھر جب وہ معرکہ پیش آیا جس میں نبی اکرم ﷺ کو مال غنیمت حاصل ہوا تو آپ ﷺ نے اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کے ہاتھ دیا، کیونکہ وہ ان کے جانور چروایا کرتا تھا جب صحابہ اسے غنیمت میں حصہ دینے کے لیے آئے تو اس نے بے حجابیہ کیسا مال ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے تجھے بھی مال غنیمت سے حصہ دیا ہے۔ چنانچہ وہ اسی حصہ کو لیے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا کہ یہ مال کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے مال غنیمت میں سے حصہ دینے کی بات کسی تو کہنے لگا کہ میں اس بنا پر آپ ﷺ کی پیروی نہیں کر رہا۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے حلق میں تیر لگے اور موت آئے تو جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو اللہ سے خلص ہے تو اللہ اسے سچ کر دے گا۔ صحابہ تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دشمن سے لڑنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے، کچھ دیر بعد اس شخص کو اٹھائے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہ اسے حلق میں ہی تیر لگا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے۔ صحابہ نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اللہ سے خلص تھا اور اللہ نے سچ کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے چوٹے میں کھن دیا اور آگے رکھ کر نماز جنازہ پڑھی جس میں یہ الفاظ بھی کہے: اے اللہ یہ تیرا بندہ تیرے رستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا، پھر شہادت حاصل کی، میں اس پر گواہ ہوں۔“

جواب: امام بیہقی نے صحیح متواتر احادیث کے بالمقابل اس دیہاتی کی نماز جنازہ کے بارے میں مروی حدیث کے بارے میں یہ احتمال پیش کیا ہے کہ اس کی وفات معرکہ کے بعد ہوئی تھی، اس لیے، اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ مرعاۃ، ج: ۲، ص: ۴۸۶

اس کی تائید اس قرینہ سے بھی ہوتی ہے کہ رسول ﷺ معرکہ کے بعد مال غنیمت بھی تقسیم کر چکے تھے، پھر اس کی شہادت ہوئی ہے۔

’عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى النِّسْبِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْعَرِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدُكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى خَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرَكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافُسُوا فِينَا (صحیح البخاری، رقم: ۱۳۴۴، فتح الباری، ج: ۳، ص: ۲۰۹)

”عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر آئے اور آپ نے احد میں شہید ہونے والوں پر وہی نماز پڑھی جو میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ نے منبر کی طرف رخ کیا... الخ

یہاں حنفیہ کی رائے کے مطابق اگرچہ ترجمہ ”شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھنے“ کا کیا گیا ہے لیکن ”صلاة علی“ کا مفہوم صرف نماز جنازہ نہیں ہوتا بلکہ دعاء بھی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَصَلِّ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (التوبة: ۱۰۳)

”یعنی نبی اکرم ﷺ کو صدقہ دینے والوں پر دعاء خیر کی تلقین کی گئی ہے اس آیت میں وارد ”صَلِّ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ“ کے الفاظ سے کسی کے نزدیک بھی نماز جنازہ مراد نہیں لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ ”صلاة علی“ کی اصطلاح نماز جنازہ کے لیے مخصوص ہو گئی ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں جس نماز یا دعاء کا ذکر ہے وہ واقعہ متفقہ طور پر جنگ احد کے تقریباً آٹھ سال بعد کا ہے، اس لیے وہاں مراد نماز جنازہ نہیں بلکہ وہی الفاظ دعا ہیں جو عموماً نماز جنازہ میں پڑھے جاتے ہیں، اس کی تائید حدیث مذکورہ میں وارد ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے کہ اس دعاء کے بعد رسول اللہ ﷺ نے منبر کا رخ کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ واقعہ مسجد نبوی کا ہے نہ کہ مقام احد پر جا کر نماز پڑھنے کا۔

(۳) ان صحیح احادیث کے علاوہ بعض دیگر روایات حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہتر (۲) مرتبہ نماز جنازہ کا پڑھنے کے بارے میں ذکر کی جاتی ہیں جن کے ساتھ ان روایات کو ملایا جائے جن میں شہداء احد کی نماز جنازہ میں نو نو یا دس دس لکھے شہداء کی نماز جنازہ کا ذکر ہے تو بات یہی کہلتی ہے کہ حضرت حمزہ کی بہتر (۲) مرتبہ نماز جنازہ والی روایت درست نہیں کیونکہ کل شہداء احد بھی بہتر (۲) تھے حالانکہ اس طرح لازم آئے گا کہ شہداء احد سینکڑوں کی تعداد میں ہوں۔ نیز جو لوگ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی صحیح بخاری والی روایت سے آٹھ سال بعد نماز جنازہ ثابت کرتے ہیں، ان کو غور کرنا چاہیے کہ شہداء احد کی معرکہ سے متصل نماز جنازہ والی روایات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ اہل مدینہ، امام شافعی، اور بیہقی نے ایسے تمام معارضات نقل کر کے شہید کی نماز جنازہ کی بجائے دعائے خیر کا مسلک اختیار کیا ہے اور وہی رائج ہے۔

اہل حدیث کو تمام احادیث جمع کر کے صحیح مسلک اختیار کرنا چاہیے۔ احادیث کا ٹکراؤ پیدا کر کے اپنا مطلب نکالنا درست نہیں۔

سوال نمبر (۲) کا جواب: آج کل بعض جماعتیں اپنے مخصوص گروہی مقاصد کے لیے کشمیر وغیرہ میں شہید ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ کے لیے وہ تمام اشتہاری وسائل اختیار کرتی ہیں جو سیاستدان انتہائی سیاست میں استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی کی موت پر یہ انداز اعلان اس جاہلیت کی مذموم نعتی (موت کا اشتہار دینا) میں شامل ہے جس کی ممانعت احادیث میں صراحتاً آئی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اسی احتیاط کے پیش نظر موت کی اطلاع اقرباء تک کو بھی نہ دیتے تھے کہ کہیں نعتی نہ بن جائے۔ کسی کی موت کی خبر کی حد تک اس کے رشتے داروں اور قریبی احباب کو اطلاع دینے کا جواز تو موجود ہے لیکن اس طرح کی اشتہار بازی شریعت میں سخت ناپسندیدہ ہے۔ غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں اگرچہ دلائل کا رجحان

جواز کی طرف ہی ہے لیکن اگر نفعی کی مذکورہ بالا صورت دیکھی جائے تو ایسے غائبانہ نماز جنازہ کی بھی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔ شریعت کے مسائل میں مقاصد شریعت کی بڑی اہمیت ہے۔ فتویٰ ان کی روشنی میں ہی دینا جانا چاہیے۔

سوال نمبر (۳) کا جواب: مرحوم مولانا خالد سیف شہید کی شہادت قابل رشک تھی، ان کی میت بھی جامعہ رحمانیہ لاہور میں پہنچ گئی تھی۔ اس موقع پر ہائی کورٹ کے کئی جج اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ سنت کے مطابق ان کو نہ تو غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ احباب کے لکھے ہونے کی بناء پر دعا کر لی گئی تھی۔

انسان کی موت برحق ہے اور شہادت ایک اعزاز بھی تاہم رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی شہادت پر کبھی خوشی نہیں منائی بلکہ جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے حادثہ کے بعد ایک عرصہ تک آپ کے چہرے پر غمی کے آثار نمایاں رہے۔ جو لوگ شہداء کی موت پر خوشیاں مناتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہیے کہ آج اگر کسی دوسرے کا بھائی بیٹا شہید ہوا تو کل یہی واقعہ ان کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے، ان کا ایمان نبی ﷺ اور ان کے صحابہ سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ موت کا صدمہ ایک فطری امر ہے۔ 'اِنَّمَا يَزُحُّمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرِّجَاءُ'۔ مذکور بالا نکات کی روشنی میں ہمارا طرز عمل درست سمت نہیں جا رہا، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 136

محدث فتویٰ